# 1919 - سمندری جانور کھانا

## سوال

کیا کوئی ایسا سمندری جانور بھی ہے جو کھانا جائز نہیں ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہم پر اللہ سبحانہ و تعالی کی نعمت ہے کہ اس نے ہمارے دین کو بہت آسان اور سہل بنایا ہے، اور ہم پر کوئی سختی اور شدت نہیں، اور ہم پر ہماری استطاعت و طاقت سے باہر کوئی کام لازم نہیں کیا، ہمارے لیے بہت ساری اشیاء حلال کر دی ہیں جو پہلی شریعتوں میں حرام کی گئی تھیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے، اور تم پر تنگی نہیں چاہتا .

اور اس میں سمندری کھانے والی اشیاء بھی شامل ہیں، چاہے وہ حیوان ہو یا نباتات، زندہ ہو یا مردہ.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تمہارے لیے سمندر کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے، تمہارے فائدہ کے لیے، اور مسافروں کے واسطے المآئدۃ ( 96 ).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں: اس کا شکار وہ ہے جو اس سے زندہ پکڑا جائے، اور اس کا کھانا وہ ہے جو سمندر مرا ہوا باہر پھینك دے.

اور بہت ہی قلیل سمندری جانور ایسے ہیں جنہیں بعض اہل علم نے مندرجہ بالا اباحت سے مستثنی کیا ہے، اور وہ درج ذیل ہیں:

1 ـ مگرمچھ:

صحیح یہی ہے كہ اس كا كھانا جائز نہيں، كيونكہ اس كى كچلى ہے، اور پھر يہ خشكى پر بھى رہتا ہے ـ اگرچہ يہ زيادہ وقت پانى ميں بھى بسر كرے ـ تو ممنوعہ جانب غالب سمجھى جائيگى ( اور وہ يہ ہے كہ يہ خشكى والا اور كچلى والا جانور ہے ).

2 ـ مينڈك:

اسے كھانا جائز نہيں، كيوكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے قتل كرنے سے منع فرمايا ہے، جيسا كہ درج ذيل حديث ميں وارد ہے:

عبد الرحمن بن عثمان رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مينڈك قتل كرنے سے منع فرمايا "

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روايت كيا ہے، اور صحيح الجامع حديث نمبر ( 6970 ) ميں بھى ہے.

اور قاعدہ اور اصول يہ ہے كہ جسے قتل كرنا منع كيا گيا ہو اسے كھانا جائز نہيں، كيونكہ اگر اس كا كھانا جائز ہوتا تو اسے قتل كرنا جائز ہوتا.

3 ـ بعض اہل علم نے سمندر سانپ كو بھى مستثنى كيا ہے، ليكن صحيح يہ ہے كہ اگر وہ صرف سمندر ميں ہى رہتا ہو تو درج ذيل فرمان بارى تعالى كے عموم كى بنا پر كھانا جائز ہو گا:

فرمان بارى تعالى ہے:

تمہارے ليے سمند كا شكار كرنا اور اس كا كھانا حلال كيا گيا ہے، تمہارے فائدہ كے ليے المآئدۃ ( 96 ).

4 ـ پانى ميں رہنے والا سمندرى كتا اور كچھوا:

ليكن صحيح يہ ہے كہ اسے ذبح كرنے كے بعد كھانا جائز ہے، كيونكہ يہ خشكى اور سمندر دونوں جگہ رہتا ہے، اس ليے ممنوعہ جانب كو غالب كيا گيا ہے، اور يہاں ايك قاعدہ اور اصول ہے وہ يہ كہ:

" جو چیز بھی سمندر اور خشکی دونوں جگہ رہتی ہے اسے ۔ احتیاطا ۔ خشکی میں رہنے والے جانور کا حکم دیا جائیگا، اس لیے اسے ذبح کرنا ضروری ہے "

لیکن اس سے سرطان خارج ہے، اسے ذبح کرنا لازم نہیں چاہے وہ سمندر اور خشکی دونوں جگہ رہتا ہے، کیونکہ اس میں خون نہیں.

5 ـ ہر وہ چیز جس میں ضرر اور نقصان ہو اس کا کھانا جائز نہیں، چاہے وہ سمندری ہو کیوں نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے نفسوں کو قتل مت کرو، یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ رحم کرنے والا ہے .

اور ايك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اور تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو .

دیکھیں: المغنی ( 11 / 83 ) اور حاشية الروض ( 7 / 430 ) اور تفسیر ابن کثیر ( 3 / 197 ) اور احکام الاطعمۃ تالیف الشیخ فوزان.

واللہ اعلم .